غلام قاسم مجاہد بلوچ

ڈاکٹر این میری شمل ۔ نابغہ روزگار مستشرق

۲۸ جنوری ۲۰۰۳ء کو المانوی نابغہ روزگار خاور شناس پروفیسر ڈاکٹر این میری شمل کا ایک الم انگیز ٹریفک حادثے کے موجب، جرمنی کے ایک شفا خانے میں زندگی کے تابندہ چراغ کا شعلہ سرد پڑ گیا۔ اس زخشندہ ماہتاب گیتی افروز کا انتقال یورپ کے اہل قلم کے لئے تو نوشتۂ باعث سوگوار ہوگا ہی لیکن اہل یورپ کے ساکنین کے لئے بھی اندوہ گیں صدمے سے کم نہیں۔نوشتہ تقدیر کے مقابل مشرق و مغرب بے بس ہیں کہ کل من علیھا فان۔

این میری شمل نے دنیائے علم میں مختلف جہات پر ''نور افشانی'' کی۔ مذہب اسلام اور تصوف ان کی فکر کا محور رہے ہیں۔ ان کی پی ایچ ڈی کا مقالہ ''مصر میں مملوک خاندان کے خلیفہ اور قاضی کا مقام'' سے لے کر مولانا رومؒ، منصور حلاجؒ، شاہ عبداللطیف بھٹائیؒ اور عبدالرحمٰن باباؒ پر وقیع شاہ پارے ملتے ہیں۔ لیکن این میری شمل کی علمی و ادبی شناخت کا حقیقی حوالہ ''علامہ اقبالؒ'' ہیں۔

علامہ اقبال اور ڈاکٹر این میری شمل لازم و ملزوم ہیں۔ انھوں نے اقبال کے مذہبی پہلو کو اثرِ خامہ بنایا۔

تصنیف و تالیفات: بلوچی ادب پر اقبالؒ کے اثرات (مقالہ ایم فل)
اقبال اور عطائی صدر بزم اقبال ڈیرہ غازی خان

جس کا مظہر ان کی تالیف شہ پرجبریل (Gabriel's wing) ہے یورپی خواتین میں، اقبال شناسی اور ترویجِ اقبالیات کے حوالے سے این میری شمل بہ لحاظِ مقام و مرتبہ گل سرسبد اور سربر آوردہ ترین خاتون ہیں۔ لاریب دیارِ جرمن اور دخترانِ المانیہ کی بدولت اقبالیاتی اثاثہ میں بےنظیر اضافہ ہوا۔

مس شولی جن کے ہاں اقبال زمانہ طالب علمی میں مقیم رہے۔ اقبال کی اتالیقات فرا پروفیسر ہیرن، فرائے لائین پروفیسر رین، فرائے لائین سینے شل قابل ذکر ہیں. فرائے لائین پروفیسر ایما ویگے ناشکے ساتھ اقبال کے نامہ و پیام دل کا تعلق تادیر (اکتوبر ۱۹۰۷ء تا جنوری ۱۹۳۳ء) قائم رہا۔

قیام ہائیڈل برگ و میونخ کے دوران میں روزانہ معمولات پرمبنی عطیہ فیضی کی دل آویز اور دل ربا روزنامچائی یادداشتیں، یا پھر این میری شمل کی یادگار تالیفات، ادبیاتِ اقبالؒ مین دل کشا اضافہ ہیں۔

جرمن کے خوش نما علاقے وائیمر، ہائیل برون، وادیء نیکر، جزیرہ مسرت میونخ، باغ فردوس، ہائیڈل برگ اقبال کے لئے پرکشش اور مسحور کن رہے۔

اس عرصہ قیام کے دوران میں ان کی تخلیق کی گئی اثر آفریں نظمیں، علمی مرتبے کے حوالے سے ان کی سب سے بڑی ڈگری پی ایچ ڈی، جرمن یونیورسٹی میونخ کی مرہون منت ہیں۔

پروفیسر ڈاکٹر فرتس ہوفل کا اقبال کے مقالہء ڈاکٹریٹ کے ضمن میں رائے عالی اولیں ماخذ شمار ہوتا ہے۔ جرمن فلاسفہ لوتھر، کانٹ، لاٹسا، گوئٹے، فشٹے، نٹشے، ہیگل، کارل مارکس، شوپن ہار، اور آئن سٹائن وغیر ہم فکر اقبال سے ہم گام رہے۔

بہ وقت رحلت بیرن فان والتھائم (ہانس ہاسو) اقبال کے آخری ملاقاتی تھے۔

المنی السنہ میں نوشتہ مکاتیب بہ نام ایما ویگے ناشٹ کے ترجمہ نگار ہو بوہم محمد امان ہربرٹ المنی ہیں۔

اقبال کا جرمنی کے ساتھ جسمانی رابطہ گو قلیل عرصے تک رہا لیکن فکری رابطہ طویل اور جلیل و جمیل رہا۔

ڈاکٹر این میری شمل اُسی سرزمین کی پروردہ تھیں. ان کا اقبال کے علاوہ پاکستان کے ساتھ قلبی اُنس رہا۔ وہ متعدد بار پاکستان تشریف لائیں۔ اسی سبب وہ پاکستان میں ہر دل عزیز تھیں جس کا ثبوت چند سال پیش تر بحرین میں پاکستانی سفارت خانہ میں منعقدہ تقریب ہے جس کا اہتمام پاکستانی سفارت کار فیض محمد خاں کھوسہ بلوچ نے کیا تھا۔ ہوسٹن ٹیکساس میں مقیم ڈاکٹر عبدالرحیم بوزدار بلوچ پی ایچ ڈی کے بقول:

'وہاں میری ڈاکٹر این میری شمل سے مجالست رہی'

ڈاکٹر این میری شمل نے بہت سے کتب کے "Fore word" لکھے تھے۔ NATO کے ایک معتمد تھے۔ جو حقانیت اسلام سے اثر پذیر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے اور ترکی میں خانہ نشیں ہوئے۔ اسلامی نام "مراد ہاف مین" پایا۔ پھر چلّہ کشی کی اور اپنی ان روحانی مشاہدات و انکشافات کے علاوہ تصوف پر نفسیاتی انداز میں کتاب مرتب کر کے شائع کی جس کا پیش لفظ ڈاکٹر این میری شمل نے لکھا۔ میں نے انھیں کہا کہ "اس کتاب میں، میں نے آپ کا پیش لفظ پڑھا ہے اور یہ عمدہ کتاب ہے"۔

تو این میری شمل نے مجھے کہا کہ "آپ مراد ہاف مین سے بالمشافہ بھی ملاقات کریں۔"

چوں کہ تقریب کے مدعوئین میں پاکستانی کمیونٹی کے افراد تھے۔ پاکستان کے چاروں صوبوں کے شرکاء نے ڈاکٹر این میری شمل سے اپنائیت کا دل چسپ اظہار اس انداز میں کیا کہ:

سندھ کے لوگوں نے کہا، "میڈم، آپ نے شاہ عبداللطیفؒ بھٹائی پر لکھا ہے اس لئے جب آپ کا انتقال ہوگا تو ہم آپ کو بھٹ شاہ میں مزار شاہ عبداللطیفؒ بھٹائی کے پاس دفن کریں گے۔" صوبہ سرحد کے لوگوں نے کہا، "آپ نے عبدالرحمٰنؒ بابا پر لکھا ہے، اس لئے

آپ ہماری ہیں اور ہم آپ کو سرحد میں دفن کریں گے۔'' پنجاب کے لوگوں نے کہا، ''آپ نے اقبال پر بے مثل کام کیا، ہم آپ کو مزار اقبالؒ کے پہلو میں دفن کریں گے۔'' بلوچوں نے کہا، ''آپ نے دیگر سب صوبوں کی شخصیات پر لکھا، بلوچستان محروم رہا، اس لیئے آپ پر ہمارا حق زیادہ بنتا ہے۔آپ کی جسمانی موجودگی ہمارے لئے دوامی علمی فیض رسانی کا باعث بنے گی۔'' مگر آج گلستان اقبال کی نواسنج ونوار یزوہ ''روبن'' اپنے مادر وطن کی آغوش میں لحد نشیں ہو چکی ہے!

ڈاکٹر این میری شمل کی عطر بیز نگارشات عالم انسانیت کے لئے فرحت بخش اور مفید رہیں۔ جنھوں نے مشرق ومغرب کی تہذیبوں کو قریب تر لانے میں اہم کردار ادا کیا۔ جو عصر رواں کا ایک بڑا کارنامہ ہے اور ایسے زیبا نگار کم یاب ہیں جن کی عالم انسانیت کو ضرورت ہے۔علمی حوالے سے ان کی کوششیں اور کاوشیں ان تھک رہیں۔ ان کی مسلسل جگر کاوی کے بارے میں کہا جا سکتا ہے کہ:

لکھتے لکھتے زندگی کی شام ہوگئی
یوں ہی آخر زندگی تما م ہوگئی

ہر چند اعتقادات ذاتی ہوتے ہیں لیکن ان جہانی کی فضیلت مآب علمی فتوحات کے باوصف اہل مشرق کی یہ حسرت رہی کہ تصوف اور اسلام کے بحر بے کراں میں پیہم شناوری اور اصفیائے کرام کے گل دُستہ ہائے حیات و افکار کے سرمدی چشموں میں غواصی کے باوجود اسلام کی روشن کرن، موصوفہ کے قلب بے قرار کو منور نہ کر سکی اور ارتیاب باقی رہا۔

گو عطائے ہدایت مشیتِ ایزدی ہے کہ واللہ یھدی من یشاء۔ لیکن اختیار و ارادہ کی اہمیت بھی مسلم — اور یہ ایک غم انگیز سوال ہے!

☆☆☆